تحدیث نعمت

ایسی حالت میں جبکہ البدر کی بوقت اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوئی ہے۔ اور اپنے امام اور مقتدا کے عاشق زار خدام اضطراب اور بیکلی کے مضمونوں سے بھرے ہوئے خطوط البدر کی وصولیت کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ یہ ایک ظلم عظیم ہوگا۔ اگر ہم اپنے قدر دان اور احمدی بھائیونکی اوس خوش معاملگی کا اظہار نکریں۔ جو وہ اس حالت عسر میں کاغذ کے ساتھ برت رہے ہیں۔ جہانتک ہمارا خیال ہے۔ اخبار بینی کی عادت ایک نشہ کی عادت سے کچھہ کم حکم نہیں رکھتی۔ اگر وقت پر اخبار نہ پہنچے۔ تو انکے دل اور دماغ کو واقعی سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ یہ سب اعضاء ایک مقرر وقت پر ایک خاص قسم کے مضامین سے لطف اور سرور حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور جب اسوقت اونکو وہ غذا نہ ملے۔ تو ضرور ایک بے چینی کی کیفیت انمیں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بجائے اسکے کہ جہتم اخبار سے انکو کسی قسم کی ہمدردی اور انس پیدا ہو۔ وہ اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے نفرت کیجائے۔ اور متواتر تجربہ کے بعد اس نے تعلق کو قطع کر دیا جاوے۔ جو اخبار کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی جماعت اس تقاضائے بشریت پر عمل در آمد نہیں کرلی۔ اور اپنے نفس پر جبر۔ یا خدا تعالی کی رضامندی مقدم رکھہ کر بجائے نفرت کے اظہار محبت کرتی ہے۔ اور پاس رفاقت کو مد نظر رکھہ کر امداد پر ہاتھہ بٹاتی ہے۔ تو یہ خدا تعالی کا فضل ہے۔ جسنے ایسی جماعت میں ہمیں منسلک کر دیا ہے۔ جو کہ رحماء بینھم کی مصداق ہے۔

البدر کو اشاعت پائی کامل چار ہفتہ ہو چکے تھے۔ اور اس سے پیشتر بھی کچھہ عرصہ سے اسکے پرچے دو دو اکٹھے شائع ہوتے رہے۔ اور اس لئے ہمارا خیال تھا۔ کہ جسقدر وی پی اس ماہ میں ہم روانہ کرینگے۔ وہ غالباً واپس آوینگے۔ لیکن برخلاف ہماری امید کے دیکھا گیا۔ کہ اکثر ممبران جماعت نے کشادہ دلی سے انکو وصول کر لیا۔ اور آجتک کوئی حرف شکایت انکی زبان پر نہیں آیا۔ اس مروت اور ہمدردی نے ہمیں امید دلائی ہے۔ کہ خدا تعالی کا فضل البدر کے شامل حال ہو کر جلد تر ظلمت کی ان بدلیوں کو پھاڑ دیگا۔ جو کہ وقتاً فوقتاً اسکے مقابل آکر اس کی خوشنما اور تسکین بخش روشنی کو مطہر قلوب پر پڑنے سے روک دیتے ہیں سٹاف کی جو شکایت تھی۔ وہ بھی پوری ہوتی جاتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالے اپنی قدرت نمائی کے طور پر ہماری مشکلات کو کھولتا جاتا ہے پیارے ناظرین اور میرے چاہتے روحانی بھائیو خدا تعالے کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ اور تمہیں اسکے پاک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔ البدر تمہارا ایک دینی خادم ہے۔ اسکے استقلال اور استحکام کیلئے جسقدر سعی فرماؤگے۔ مجھے امید کامل ہے۔ کہ اللہ تعالے کی پاک ذات کبھی اسکا اجر دئے بغیر نہ رہیگی۔ منجملہ اس ایک خدمت کے جو میرے ہاتھوں بذریعہ آپکی ہوتی ہے۔ ایک اور خدمت بھی میں نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں جب البدر کے لئے دعا کرتا ہوں تو ساتھ ہی یہ بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ جو کچھہ میں لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔ اور جو جو لوگ اسے پڑھتے ہیں۔ مجھکو اور ان سب کو اسپر عمل در آمد کی توفیق خدا تعالے عطا کرے۔ تا کہ ہم سب لم تقولون ما لا تفعلون۔ کے مصداق نہوں۔ بلکہ اپنے آقا اور امام کے اقوال اور ارشادات مجسم ہو کر ہمارے ذریعہ ظاہر ہوں۔

رسید زر لغایت ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء

نام	رقم
میاں کریم بخش صاحب	عصہ
میاں قدرت اللہ صاحب لاہور	۳عصہ
میاں غوث محمد سعد اللہ پور	۱عہ
میاں عبد اللہ صاحب شیر کا چک	۳عصہ
میاں محمد مبارک صاحب پٹو کے	۳ے
محمد مختار احمد صاحب دکن	۱عہ
میر شکار صاحب کپورتھلہ	۱عہ
جناب فضل حق صاحب گوجرانوالہ	ے
میاں فوجدار خاں کوٹلی نرائن	۵عصہ
چودہری غلام قادر صاحب سروعہ	۱عہ
منشی فیاض علی صاحب	عصہ
محمد بخش صاحب اسٹیشن پور	عہ
مطیع اللہ خاں صاحب	۱عہ
سردار فضل محمد خاں صاحب بیگووال	۱عہ

احمدی ڈرافسٹمینوں سے ضروری التماس

نمبر ۲ سے البدر میں ایک خاص نقشہ ٹائیٹل پیج کا دیا جا رہا ہے محض قیاسی طور پر یہ بدر میدان کا خاکہ ہے۔ اگرچہ اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تاکید کی ہے۔ کہ اسے نہ بدلا جاوے۔ لیکن چونکہ اسکی تیاری کیلئے ایک نقشہ نویس کاتب کی ضرورت ہے۔ جسکا ملنا محال ہے۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ایک خوشنما اور دلپسند ایسا نظارہ تیار کیا جاوے جسکو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاتب کیلئے طیار کرنا بھی آسان ہو۔ اور وہ البدر کے مفہوم کو ادا بھی کرتا ہو۔ اگر میرے مہربان ڈرافسمین توجہ فرماویں تو ایسے نقشہ کا طیار ہونا مشکل امر نہیں ہے پہلے صرف پنسل سے ڈیزائن کر کے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جائے پھر جو پسند ہوگا مسطر چھپوالی جائیگی جسپر کاتب قلم پھیر کر تیار کر لیا کریگا۔

کارخانہ کا نوٹس

حساب کتاب میں سہولیت کی غرض سے اس سال میں نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ جو خریدار ماہ جولائی سے نئے آئے ہیں۔ یا جنکا سال اس ماہ سے شروع ہوتا ہے انکے نام صرف آخر دسمبر تک وی پی کیا گیا ہے۔ تا کہ ہر ایک خریدار کا حساب شروع جنوری سے ہوا کرے اور آئندہ بھی ایسا ہی دستور رکھنے کا ارادہ ہے۔ بعض چند اصحاب کیطرف گذشتہ سال کی قیمت باقی ہے۔ وہ جلد روانہ فرما کر کارخانہ کی امداد فرمادیں۔

جن کرم فرماؤں نے گذشتہ چند ماہوں میں سعی بلیغ سے خریدار پیدا کرکے کارخانہ کو مشکور کیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کچھہ بد انتظامی کی وجہ سے جو اشاعت اخبار پر بھی اثر ڈالتی رہی۔ ہم انکے نام شائع نہیں کر سکے۔ خدا تعالے ان سب کو جزائے خیر دے عنقریب کسی نمبر میں ہم دوسرے احمدی بھائیوں کی ترغیب دلانے کیلئے ان سب کے نام شائع کرینگے۔

مَا دُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اگر تم اس کا یہ جواب دو۔ کہ ہم خدا تعالیٰ پر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس میں یہ تمام قدرتیں ہیں۔ تو ہم یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اس قدرتوں اور صفات کا مظہر بھی کوئی ہے کہ نہیں۔ اگر تم کہو کہ اس وقت کوئی نہیں۔ تو پھر آخر وہی بات ثابت ہوئی کہ جیسے تمہارے قول اور فعل میں تطبیق نہیں۔ ایسے ہی خدا کے قول اور فعل میں نہیں ہے۔ کیونکہ جب اس میں ایک طاقت تو موجود ہے اور اس کے وعدے بھی موجود ہیں۔ لیکن عملی طور پر اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ تو پھر یقین کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت جو لوگ صرف بذریعہ دُعا کے طاعون سے حفاظت چاہتے ہیں۔ اور عقائد اور اعمال کی اصلاح نہیں کرتے۔ اُن کی دُعا سودمند نہیں ہو سکتی۔ وہ قرآن شریف کی آیت مَا دُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ کی مصداق ہے۔ اس وقت ان لوگوں کی دُعا کا قبول نہ ہونا ان کے لوگوں کے کفر کا ثبوت ہے۔ یعنے وہ کفر جو کہ خدا کی قدرت کو محدود اور اس کے صفات کی نفی کرتا ہے۔

اے ناظرین ذرا غور فرماؤ اور دیکھو کہ اگر ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اُن کی دعائیں سن لے۔ تو سوائے اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب جس جس خیال اور عقیدہ پر قایم ہے۔ وہ بالکل حق ہے حالانکہ بالبداہت یہ بات باطل ہے۔ اگر یہ سچ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کوئی دلیل باقی نہیں رہتی۔ ایک ہندو دعویٰ کر سکتا ہے کہ بت پرستی نے مجھے طاعون سے بچا لیا۔ شیعہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی سے بچ گیا۔ قبر پرست اور پیر پرست بھی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اپنی اپنی جگہ ڈینگ مار سکتے ہیں۔ کہ ان مردوں کی ہڈیوں نے ایک حی و قیوم خدا کی صفات چھین لیں۔ اور ہمیں بچا لیا۔ پس ایسی صورت میں ایک سچا طالب حق سوائے اس کے کہ سچے خدا کی طلب سے مایوس ہو جاوے۔ اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے اس لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام فرقوں کی دعائیں نہ سُنے۔ جو کہ جادہ اعتدال سے ہٹ کر اس وقت حقیقی ایمان اور اسلام کے لئے ننگ و عار ہیں۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جو مامور ہو کر آتے ہیں۔ وہ امر حق کا فیصلہ کرنے اور خدا کا اصلی اور حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے آتے ہیں اور ہر ایک قوم اور ملت کے استغاثہ اور فریادیں جناب الٰہی میں پیش ہوتی ہیں اور مامور کا زمانہ ایک فیصلہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اسی لئے ان ماموریں کا نام قیامت بھی ہے۔ کیونکہ جیسے قیامت میں حق اور باطل کی تمیز ہوتی ہے۔ ویسے ہی ان کی بعثت پر بھی ہوتی ہے۔ جب یہ حال ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ ہر ایک کی دُعا کس طرح قبول کر سکتا ہے۔ ہاں اگر اُسے یہ منظور ہے کہ حق اور باطل کی تلبیس ہو جاوے اور کوئی اس کا سچا پرستار دنیا میں نہ رہے۔ تو بے شک سن لیگا۔ ورنہ یاد رکھو کہ اس قسم کے خیالات محال اور جنون ہیں اور کچھ نہیں۔

اور اگر تمہارے یہ خیال ہیں۔ کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے غلط ہے اور تم سب اپنی اپنی جگہ راہ راست پر ہو اور بعض افراد تم میں سے جو سرگروہ یا لیڈر ہیں۔ وہ خدا کے برگزیدہ اور اس کی بارگاہ میں رسائی رکھنے والے ہیں تو پھر اس کا فیصلہ بھی آسان ہے۔ جیسے کہ ہمارے امام اور مولا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب دافع البلاء میں بڑی تحدی سے لکھا ہے اور جس کو بطور خلاصہ کے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

مسلمان چاہتے ہیں کہ ہماری رسمی نمازوں اور دُعاؤں سے یہ بلا ٹل جاوے۔ آریہ سماج پکار رہی ہے۔ کہ یہ بلائے طاعون وید کے ترک کرنے کی وجہ سے ہے۔ سناتن دھرم فرقہ کہتا ہے کہ اگر گائے کو ذبح کرنا ترک دیا جاوے۔ تو طاعون دور ہو جاویگی لیکن ان تمام متفرق اقوال اور دعاوی میں سے کوئی قول بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو دنیا کے آگے صریح اور بدیہی طور پر فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور کسی شخص کو صحیح عقیدہ کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک معیار دیا ہے۔ کہ قادر خدا قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ اور اگر کسی کو اس سے انکار ہے اور اس کا خیال ہے۔ کہ اُوسی کے غلط عقیدوں پر عمل درآمد کرنے سے یہ بلا ٹل سکتی ہے۔ تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے اب اُوسے عمدہ موقع ہے کہ ہر ایک اُن میں سے اپنے کسی مقدس یا مشہور و معروف مقام کی نسبت پیشگوئی کر دے۔ کہ وہ طاعون سے بچا رہیگا۔ مثلاً آریہ لوگ بنارس کی نسبت سناتن دھرم والے امرت سر کی نسبت۔ عیسائی لوگ کلکتہ کی نسبت انجمن حمایت اسلام کے ممبر لاہور کی نسبت۔ فرقہ وہابیہ دلی کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ یہ مقامات طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ لیں۔ غرضیکہ جو شخص باوجود حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن سخت مخالف اور نافرمان ہونے کے اگر اپنے عقیدہ کے موافق عمل کر کے طاعون کو دور کر سکتا ہے وہ مرد میدان بنکر باہر نکلے۔ اور پیشگوئی کرے تو خدا تعالیٰ اُن سب کو جھوٹا کرے گا اور اپنے رسول کی صداقت پر مہر لگا دیگا۔ جس سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ سچا معبود اور پرستار وہی ایک ذات پاک ہے۔ جس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور کر کے ارسال کیا ہے۔ فقط

خبریں

محمد علیخان صاحب رنگون سے خبر دیتے ہیں کہ ۱۵ر جولائی کو ایک نیٹو پادری جان نامی وہاں مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا۔

میرزا حیرت ۔ کے حیرت انگیز مضامین کی جو حقیقت ہمارے دہلوی بھائی نے بذریعہ البدر پبلک پر واضح کی ہے۔ اس کے شکریہ میں ہمارے پاس خطوط آئے ہیں اور پبلک کو اس سے عام دلچسپی ہوئی ہے۔ دراصل شکریہ کے مستحق ہمارے دہلوی بھائی صاحب ہیں۔ جو کہ خاکسار کے ساتھ خصوصیت سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

ولادت ۔ ہمارے مکرم معظم دوست بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سابق ملازم یوگنڈا ریلوے کے ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک فرزند ارجمند بتاریخ ۱۳ر جولائی ۱۹۰۴ء بروز شنبہ بوقت دو بجے صبح عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور دینی خدمات میں زیادہ کرے۔ آمین۔ اوسکا نام مسیح موعود نے ... ہم اپنے دوست بابو غلام غوث کو خصوصیت سے مبارکباد دیتے ہیں کہ اونہوں نے قادیان کے ۸ ماہ کے قیام میں خدا تعالیٰ کے انعامات کو دوسرے افریقی احمدی بھائیوں کے مقابل خصوصیت سے بڑھکر حاصل کیا ہے۔ چنانچہ مستقل رہائش کیلئے ایک عمدہ بر محل مکان اور قطعہ زمین حاصل کیا ہے۔ آئندہ بھی اُن کا ارادہ یہاں مستقل رہائش کا ہے ہمیں اُن دوستوں پر افسوس ہے۔ جو کہ افریقہ میں تو کم از کم قادیان میں ۲ و ۳ ماہ رہنے کو کہتے تھے۔ لیکن یہاں آکر وہ ہفتہ بھی نہ رہ سکے اور بعض اگر کسی صورت سے رہے تو عدم استقلال سے پھر چلے گئے۔ اور بعض اگر افریقہ سے رخصت وغیرہ پر آئیں۔ تو بلا ملاقات اپنے آقا اور امام کے واپس چلے جاتے ہیں

احمدی خاتونوں کی جانب سے

ایک تجویز اور اُس کا جواب طلب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار البدر دارالامان دام فیضانہ

بعد تسلیم ادب آنکہ

آپ کا معزز اخبار گھر بہ جیسا کچھ مجھکو پیارا ہی۔ میرا ہی دل جانتا ہی بخدا میرے دلکو اسی سے تسکین رہتی ہے۔ لہذا آج ایک تجویز لکھتی ہون۔ درج فرماکر ممنون فرماوین۔ اگر یہ تجویز پسندیدہ اور مقبول ہوئی۔ توانشا اللہ تعالے میں سب سے پہلے اس مین حصہ لونگی۔ اگرچہ میں کچھہ اتنی بڑی لیاقت نہین رکھتی۔ مگر تاہم کچھہ ٹوٹے ہوے لفظون مین لکھتی ہون۔ وہ یہ ہے کہ اگر آپ البدر میں ایک کالم یا صفحہ خاتونون کا بھی نکال لین۔ تو ہماری احمدی بہنیں بہت ہی فیضیاب ہووین۔ اور امید ہے کہ آئندہ نسلیں بہت ہی نیکوکار اور تربیت یافتہ ہونگی اگر ہماری احمدی بہنیں مکمل تعلیم یافتہ ہونگی۔ اور اس کالم مین احمدی بہنیں ہی مضامین لکھا کرین۔ چونکہ آج کل تعلیم نسوان کا زیادہ تر رواج ہو چلا ہے۔ اس لیے میرا خیال ہی۔ کہ ہماری بہت سی احمدی بہنیں بھی تعلیم یافتہ ہون گی۔ اور وہ الحکم اور البدر وغیرہ بھی ہر ہفتہ دیکھتی ہونگی۔ مگر اُن کی توجہ ذرا زیادہ ہو جائے گی۔ جب کہ کالم نسوان جاری ہوگیا۔ تو ہماری قوم کی خاتونیں زیادہ فیضیاب ہونگی۔ جناب من آپ خود جانتے ہین۔ کہ ہماری ترقی کا مدار صرف عورتون کی تعلیم پر ہی ہے اور پھر اگر تعلیم نسوان ہوگی۔ تو آئندہ ایک قوم ضرور دیندار ہوگی۔ تو پھر ہمیں ضرور چاہیے کہ کوئی اخبار نسوان (جس کی ایڈیٹر ہی عورۃ ہو) جاری ہوجاوے۔ اور جس میں زیادہ تر مذہبی اور تابعداری شوہر دیندارانہ زندگی بسر کرنے کے ہی مضامین درج ہوا کرین۔ اگر ہماری احمدی جماعت کوشش کرے۔ تو اخبار نسوان جاری ہوسکتا ہے۔ مگر قریباً ابھی اخبار نسوان جاری ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ہان یہ آسان ہے کہ ہر معزز بہنیں اور ہر امیر ہو یا غریب احمدی بھائی آٹھہ آٹھہ آنہ (جو بہت ہی آسان اور چھوٹی رقم ہے) دفتر البدر میں بھیجدیوین۔ اور ایڈیٹر صاحب دو ورق علاوہ البدر سے اور زائد کردین۔ جس میں احمدی خاتونون اور بہنون کے لکھے ہوے مضامین درج ہوا کرین۔ اگر ایڈیٹر صاحب البدر کوشش کرین۔ تو یہ کام ہوسکتا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب میرے مضمون کی تائید اسی کے ساتھہ ہی زور سے کرین۔ اور اپنے معزز ناظرین کی توجہ ادھر مبذول کرین۔ تو میں سب سے پہلے بڑی خوشی سے اس خدمت کو تیار ہون۔ اور بھی ماشاءاللہ بہت سی احمدی بہنیں ہین جو تھوڑا تھوڑا وقت بھی صرف کرینگی۔ تو دو ورق ہر ہفتہ کوئی بڑی بات بھی تو نہیں؟ اب بڑے زور سے مین اپنی ساری احمدی بہنون کیخدمت مین التماس کرتی ہون۔ کہ یہ نیک کام اگلے ہفتے سے ہی شروع کیا جاوے۔ یا اگلے ہفتہ تک میری اس تحریر کا جواب دیا جاوے۔ کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ اور مین اپنی رائے کے جواب میں خصوصاً جنابہ راج بی بی صاحبہ مصنفہ کامن احمدی اور اور معزز احمدی بہنون کی توجہ مبذول کرتی ہون۔ کہ آیا اُن کی پسندیدہ ہے یہ تحریر یا نہیں۔ اگر جواب اگلے ہفتہ تک کوئی نہ آیا۔ تو سوائے مایوسی کے ہماری قوم سے اور کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ فقط والسلام

اور نیز یہ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج کرتی ہون۔ یہ بعیت حضرت اقدس سے پہلی کی تصنیف ہے

مین مشتاق دیدار نور خدا ہون	مین مشتاق دیدا خیر الوا ہون
دکھاؤ جمال اپنا مجھکو خدارا	یہی عرض کرتی مین دلسے سدا ہون
یدینہ مین مجھکو بلا لیجیے	دل و جان سے آپ پہ مین فدا ہون
میرا دل آتے ہزارہ پنجاب سے	ترے در پہ آئی مین مثل گدا ہون
کبھی میم احمد کا عالم مین ہو	خدا کی مین رحمۃ کا چشمہ بنا ہون
قیامت کے دن آپ فرمانگے	ادہر آؤ سب کو بچانے کھڑا ہون

تیرے در پہ آئی ہی خاتون عاجزہ
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

فقط

خاکسار ایک احمدی خاتون ضلع گوجرانوالہ پنجاب

جواب از طرف ایڈیٹر

ہماری احمدی خاتون کو سب سے اول یہ معلوم ہونا چاہیے۔ کہ جب وہ اپنے احمدی بھائیون یا بہنون کو مخاطب کرین تو ابتدا السلام علیکم سے ہی کرنا ہی۔ تسلیم و تیرہ وہ الفاظ ہین جو کہ ہندوستان کی تکلف پسند طبائع نے وضع کیے ہیں لیکن جس عالم مین ہم لوگ مدعو کئے گئے ہین۔ اور جہان کی بود و باش ہم نے اختیار کی ہے۔ وہان ایسے الفاظ کسی وقعت کی نظر سے نہیں دیکھے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ حسنہ ہم اہل اسلام کے لئے پیش کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اور مین نہیں سمجھہ سکتا۔ کہ السلام علیکم سے بڑھکر کوئی اور عمدہ کلمہ ایک دوسرے کو خطاب کرنے کا ہو۔ مین اسی لیے حیران تھا۔ کہ آپ کی تسلیم وادب کے جواب میں کیا لفظ لکھون۔ بہر حال مین السلام علیکم سے ابتدا کرتا ہون۔ اور امید ہے۔ کہ آپ آئندہ کسی کو خطاب کرتے وقت یہی کلمہ استعمال کیا کرینگی

قادیان ایک ایسی جگہہ ہے۔ جہان مستورات کی حقوق شناسی اُن کیساتھہ شفقت اور محبت سے سلوک اور حسن معاشرۃ کی خاص تعلیم عملی نمونہ سے دی جاتی ہے۔ اور جہانتک میرا خیال ہے۔ ہمارے پاک امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُس سے اتر کر حضرت حکیم نورالدین صاحب حسن معاشرۃ کے لحاظ سے دو ایسے متبرک وجود ہین۔ جن کی نظیر اس الہیانہ رنگ مین کسی اور جگہ ملنی محال ہے۔ اور میری اپنی رائے میں وہی عورت مستورات کیمتعلق زمانہ اور وقت کی ضرورتون کے موافق نامہ نگاری کرسکتی ہے۔ جس نے زمانہ نبوی کی مطہر بیبیون کے حالات بسط سے مطالعہ کئے ہون۔ اور پھر یہان کچھہ عرصہ رہکر دقیق نظر سے اُس کا عملی نمونہ مشاہدہ کیا ہو۔ اسمیں شک نہین۔ کہ عورتونکی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔ مگر دراصل مردون کی اپنی قابل رحم حالت نے ان بیچاریون کو بھی قابل رحم بنا دیا ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ جون جون مردون مین حقوق شناسی اور حقیقی خدا پرستی کا مادہ بڑھتا جاوے گا۔ اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تعلیم کی حقیقی عظمت اُن کے دل نشین ہوتی جاویگی۔ تون تون عورتون کیحالت بھی سنورتی جاویگی۔ سو عورتون کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ خدا کا پیارا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لیئے نازل ہوا ہے۔ تاکہ وہ ہر طبقہ کی اصلاح کرے اور حسن اخلاق اور حسن معاشرۃ کے قوئے مین جو فتور آگیا ہے۔ وہ اپنی تعلیم اور تاثیر سے اُوسے درجہ اعتدال پر لا رہا ہے۔ اور انہی وجوہات پر میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کی تقریرون اور تعلیم کو احمدی بہنیں اپنے لب و لہجہ مین زیادہ تفصیل کیساتھہ ایک دوسرے کو پہنچاوین*

ایسی بہت سی احمدی بہنیں ہیں۔ جو شب و روز حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود کو اسی لئے دعائیں دیتی رہتی ہین۔ کہ آپ کی بعیت اور تعلیم کے اثر سے اُن کے خاوندون کی وحشیانہ اور جابرانہ عادات مین خوارق عادت تغیر ہوگیا ہے۔ عورتون کو جسقدر ارذل مخلوق مانا گیا ہے۔ اور اُنکی ذراسی سہو و خطا پر جس جس طرح کے جور و ستم خاندون کے نزدیک روا رکھے گئے۔ اُن سب کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ خدا تعالی کی ہستی پر جو ایمان ہونا چاہیئے وہ نہیں ہے۔ اگر سچا ایمان ہو تو پھر اس کے ایسی ثمرات

کبھی ظاہر نہ ہوں۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ اس وقت میاں بیوی کے تعلقات بھی ظہر الفساد فی البر و البحر کے مصداق ہیں۔ نہ خاوندوں کو یہ علم ہے۔ کہ ہم عورتوں سے کیسے سلوک کریں۔ جس سے اُن کی صحت میں خلل نہ آوے۔ اُن کے خیالات پاکیزہ ہوں۔ ایمانی قوت ترقی کرے۔ قویٰ صحیح و سالم رہیں۔ تا کہ اولاد بھی انہی صفات حسنہ سے متصف ہو کر باقیات الصلحٰت اور دین کی متمم ہو۔ نہ عورتوں کو یہ ڈھنگ اور سلیقہ ہے۔ کہ اگر اُن کا خاوند بدمزاج۔ چڑچڑا۔ ادنےٰ ادنےٰ سی بات پر روٹھنے والا ہو تو کس طرح اس کو شیشہ میں اُتارے۔ جس سے تلخ زندگی بسر نہ ہو۔ اور جو دن زندگی کے اس مادی دنیا میں بسر کرنے ہیں۔ وہ ہنسی اور خوشی سے بسر ہوں بہرحال ہمارے بہت سی حالتیں قابل اصلاح ہیں۔ اس لئے ہمیں دعا سے مدد لینی چاہیئے۔

عورتوں میں ایک بڑی غلطی یہ ہے۔ کہ ان کو تحصیل علوم حقہ کا شوق نہیں ہے اور جس طرح وہ اپنے دیگر محبوبات خاوندوں سے طلب کرتی ہیں اسی طرح اُن کو یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ ہمارا میاں ہمیں علم بھی پڑھاوے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ طبقہ نسوان نہ اپنے حقوق کی پوری نگہداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ مرد ہی اُنکے حقوق ادا کرنے میں متدین ہیں۔ اس لئے میری رائے ہے پہلے اس قسم کے مضامین ہونے چاہئیں۔ جیسے تعلیم یافتہ عورتیں اپنی بے علم بہنوں کو تحصیل علوم کا شوق دلائیں۔ میں انشاء اللہ کسی دوسرے موقعہ پر بتلاؤنگا۔ کہ مستورات کے لئے کس کس قسم کے مضامین البدر کے کالموں میں شائع ہونے چاہئیں۔ سر دست مجھے بہت مصروفیت ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس کا جواب اگلے ہفتہ تک نہ آیا۔ تو مایوسی ہوگی۔

میری رائے میں جلدی اچھی نہیں۔ سنت اللہ یہی ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ اگر آپ نے ایک دینی خدمت خیال فرما کر سر انجام دینا چاہتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔ آپ جواب کی انتظار میں بیکار نہ رہیں۔ بلکہ غور کرتی رہیں۔ کہ اس میدان میں قدم رکھتے وقت مجھے کس طرح کام کرنا چاہیئے۔ کون کون سی باتیں احمدی بہنوں کی خدمت میں پیش کروں۔ جو کہ تعلیم اسلام آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اسوہ حسنہ۔ اور ہمارے پاک امام کی موجودہ برمحل تعلیم سے کسی طرح باہر نہ ہوں۔ اور کیا طرز اختیار کی جاوے۔ جس سے بہنوں کے ایمان ترقی کریں۔ اور وہ دنیوی آرائش زیب و زینت میں افراط کو ترک کر کے دین اور اخلاق فاضلہ کے زیوروں سے مزین ہوں

آپ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کے مضامین کو مستورات کی ہدایت اور اصلاح کا ذریعہ بنا دے۔ اور خود یا اپنے مونس و غمگسار خاوند کے مشورہ سے ان مضامین پر دینی کتب کا مطالعہ کر کے کچھ مضامین اکٹھے لکھ رکھیں کہ مسلسل آرٹیکل نکل سکیں۔

والسلام (خاکسار محمد افضل)

ایک معجزہ کی حقیقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ایک یہ معجزہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے قد مبارک کا سایہ نہ تھا۔ جس پر اکثر لوگ اس وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ کہ یہ خلاف عقل ہے۔ اور بعض اس کی اسناد کی صحت کے لحاظ سے اسے کم معتبر سمجھتے ہونگے۔ لیکن ذیل میں ایک زندہ ثبوت ہم اس کا دیتے ہیں۔ جس سے اس معجزہ کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر محالات میں نہیں رہتا

مفتی محمد صادق صاحب کو محض فضل ایزدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کے رفیق سفر ہونیکا فخر حاصل ہے۔ جب کبھی حضور کسی سفر کیلئے تیار ہوں۔ تو خصوصیت سے مفتی صاحب کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہمراہ چلیں۔ اور پھر اُسی یکہ و گاڑی میں انکو جگہ دی جاتی ہے۔ جنمیں حضرۃ اقدس خود سوار ہوں مفتی صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ میری عادت ہے۔ کہ جب یکہ میں سفر ہو تو میں اس طرف بیٹھا کرتا ہوں۔ جدھر سورج ہو۔ تا کہ حضرت اقدس کو دھوپ کی تکلیف نہ ہو۔ ایک دن راستہ میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ایک بار ہمیں یکہ میں امرتسر سے بٹالہ آنا پڑا۔ ساتھ ایک ہندو بھی تھا۔ جیسے آپ تاڑ کر اُس طرف بیٹھتے ہیں۔ جدھر دھوپ ہو۔ وہ پہلے ہی تاڑ کر اس طرف ہو بیٹھا۔ جدھر سایہ ہوتا تھا۔ اور مجھے دھوپ میں بیٹھنا پڑا۔ لیکن خدا کا فضل ایسا شامل حال ہوا۔ کہ ایک بدلی کا ٹکڑا سورج کے سامنے آگیا۔ اور جب تک ہم بٹالہ نہیں پہنچے وہ سورج کے آگے ہی رہا۔ جس سے ہم پر سایہ بھی رہا۔ اور سرد ہوا بھی لگتی رہی۔ بٹالہ پہنچکر اس ہندو نے تسلیم کیا۔ کہ میں تو اس لئے بیٹھا تھا۔ کہ آپ دھوپ میں ہوں۔ لیکن خدا نے آپ پر سایہ کر دیا۔

پس ایسے ہی ممکن ہے کہ جن صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کی ہے۔ کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اُسے کوئی ایسا اتفاق پیش آیا ہو۔ کہ وہ آپ کیساتھ سفر میں ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے اسی طرح کسی بدلی کے ٹکڑہ کو سورج کے سامنے رکھا ہو۔ کہ آپ پر دھوپ نہ پڑے۔ اور ایسی حالت میں انسان کے قد کا سایہ زمین پر نہیں پڑا کرتا۔ جو کہ ممکنات میں سے ہے پس کسی قسم کا بعد عقلی اس معجزہ پر وارد نہیں ہوسکتا۔

ریویو

برق اسلام۔ ایک ۳۰۴ صفحہ کی کتاب بہت باریک خط و گنجان ۲۲x۱۸ کی تختی پر مولفہ منشی کریم بخش صاحب سیالکوٹی ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام کی تصنیف ترک الاسلام مصنفہ عبد الغفور مرتد کے جواب میں ہے۔ جس میں اُنکی ۲۱ اعتراضوں کے مفصل الزامی جواب اور نیز تحقیقی جواب بھی ہیں۔ اور ایک حصہ میں وید۔ نیوگ اور دیانند کی حقیقت کو پورے طور سے مو شگاف کیا گیا ہے اور خود وید نے جو اعتراض وید۔ آریوں۔ اُنکے پرمیشر اور دیگر مذہبی اصولوں پر ہوتے ہیں۔ اُنکو مفصل دکھلایا ہے۔ اس کتاب کو لیکر ایک چھوٹا سا بچہ بھی آریوں کا دم ناک میں کرسکتا ہے۔ اور یہ خوبی اس میں کیوں نہ ہو۔ جبکہ اسکی بنیاد اُس علم کلام پر ہے۔ جسے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام نے ایجاد کیا ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے اعتراض پر کوئی فیصلہ اور سیر کن بحث مصنف نے نہیں کی۔ صرف اس قدر لکھا ہے۔ کہ آسمان پر جانا کوئی مستبعد بات نہیں۔ اور اس کے متعلق کوئی تحقیقی جواب پبلک کے سامنے پیش نہیں کیا۔ نیز بحث کو بہت ہی مجہول اور نامعقول چھوڑ دیا ہے۔ لیکن یہ ابھی اوّل حصہ ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ دوسرے حصہ میں وہ اسے بہت وضاحت سے نبھا دینگے کیونکہ جس حال میں کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر گئے ہی نہیں۔ اور فوت شدہ ہیں۔ تو پھر اسمیں ممکنات کی کیا بحث اور ایسی ہی نامکمل بحث مسئلہ معراج پر ہے۔ اس کے باقی حصہ کتاب کا مکمل ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ ایسی کتاب ضرور اپنے پاس رکھے۔ جس سے آریہ مذہب کی حقیقت واضح ہو۔ ہم منشی کریم صاحب کی اس خوبی کے بہت قائل ہیں۔ کہ انہوں نے اس کی قیمت صرف ۱۲ جو غالباً اصل لاگت ہے۔ علاوہ محصولڈاک رکھی ہے اگر یہ کتاب عام کتابی خط پر لکھی جاتی۔ تو شاید ۶۰۰ صفحہ ہوتی یہ صرف اوّل حصہ ہے۔ دوسرا حصہ بھی ۳۰۰ صفحہ حجم کا ہوگا اور قیمت ۱۲ ہی ہوگی + درخواست خریداری ایڈیٹر انوار الاسلام

کلماتِ طیبات حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام

۱۸ر جولائی ۱۸۹۹ء گورداسپور

عرش

عرش کے متعلق سوال ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر کے اُس حصہ کا اعادہ فرمایا۔ جو کہ قبل ازیں دو دفعہ البدر میں شائع ہو چکی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کا جھگڑا عبث ہے۔ کو احادیث سے اس کا جسم کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ ایک قسم کے علو کے مقام کا اظہار عرش کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اگر اُسے جسم کہو۔ تو پھر خدا کو بھی مجسم کہنا چاہئیے یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اُس کو علو جسمانی نہیں کہ جس کا تعلق جہات سے ہو۔ بلکہ یہ روحانی علو ہے

عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث بھی ایک بدعت ہے۔ جو کہ پیچھے ایجاد کی گئی۔ صحابہ نے اُس کو مطلق نہیں چھیڑا تو اب یہ لوگ چھیڑ کر نافہم لوگوں کو اپنے گلے ڈالتے ہیں۔ لیکن عرش کے اصل معنے اسوقت سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے دوسرے تمام صفات پر بھی ساتھ ہی نظر ہو۔

۲۱ر جولائی ۱۸۹۹ء گورداسپور

متفرق اقوال

ایسی ہوا چلی ہے۔ کہ گناہ کا چھوڑنا عیب خیال کرتے ہیں۔ اور جب کوئی گناہ کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو اُسے ایک حسرت ہوتی ہے۔ کہ اب یہ ہاتھ سے گیا۔ اگر خدا کی عظمت کو مدنظر رکھکر بھی گناہ کیا جاوے تو بھی اُس کا بوجھ ہلکا ہو جاوے۔ لیکن اس کا خیال کسی کو نہیں۔

مبارک نماز

ایک بجے کا وقت تھا۔ کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام نے چند ایک موجودہ خدام کو ارشاد فرمایا۔ کہ نماز پڑھ لی جاوے۔ سب نے وضو کیا۔ نماز کے لئے چٹائیاں بچھیں۔ حاضرین منتظر تھے۔ کہ حسب دستور سابقہ حضور علیہ السلام کسی حواری کو امامت کے لئے آگے بڑھنے کا حکم دیں گے مگر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرما دیا کہ اس اثنا میں خود حضرۃ امام الزمان علیہ السلام امامت کرینگے۔ اور اقامت کہے جانے کے بعد آپ نے نماز ظہر اور عصر قصر اور جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام اور خود مقتدی پا کر حاضرین کے دل باغ باغ تھے۔ ان مقتدیوں میں کئی ایسے اصحاب تھے۔ جن کی ایک عرصہ سے آرزو تھی۔ کہ کبھی حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نماز میں خود امام ہوں۔ اور ہم مقتدی۔ اُن کی اُمید آج بر آئی۔ اور مجھ پر بھی یہ راز کھلا۔ کہ امام نماز کی جسقدر توجہ الی اللہ زیادہ ہوتی ہے۔ اُسیقدر جذب قلوب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ خدا کے فضل سے اس مبارک نماز میں میں خود بھی شریک تھا۔ اس لئے دیکھا گیا۔ کہ بے اختیار دلوں پر عاجزی اور فروتنی اور حقیقی عجز و انکسار غالب آتا جاتا تھا۔ اور دل اللہ تعالیٰ کیطرف کھچا جاتا تھا۔ اور اندر سے ایک آواز آتی تھی۔ کہ دعا مانگو۔ قلب رقیق ہو کر پانی کیطرح بہہ جاتا تھا۔ اور اس پانی کو آنکھوں کے سوا اور کوئی راستہ نکلنے کا نہ ملتا تھا اور اس مبارک وقت کے ہاتھ آنے پر شکریہ الٰہی میں دل ہرگز گوارا نہ کرتا تھا۔ کہ سجدہ سے سر اوٹھایا جاوے۔ غرضیکہ عجیب کیفیت تھی۔ اور ایک متقی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے جو جو بخششیں اور رحمت ازروئے حدیث شریف مقتدیوں کے شامل حال ہوتی ہیں۔ ان کا ثبوت دست بدست مل رہا تھا چونکہ یہ ایک ایسا عجیب وقت تھا۔ جس کے میسر آنے کی عمر بھر میں بھی اُمید نہ تھی۔ اور محض فضل ایزدی سے ہمیں اور چند ایک دیگر احباب ملت کو میسر آگیا۔ اس لیے مناسب ہے کہ اس مبارک وقت کے موجودہ مقتدیوں کے نام قلمبند کر دئے جائیں۔ جنکی خدا تعالیٰ نے اسطرح عزت افزائی فرمائی اور آیندہ نسلوں کیلئے یہ ایک یادگار رہ جاوے۔

فہرست اُن اصحاب کی جنہوں نے حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کے مقتدی بنکر نماز ادا کی

۱۔ محمد یوسف صاحب طالب علم پشاور اسلامیہ سکول ہائی کلاس
۲۔ مولوی عبد العزیز صاحب منشی ساکن گوہد پور سیالکوٹ
۳۔ محمد ابراہیم صاحب کلارک ساکن گوہد پور سیالکوٹ
۴۔ عطاء محمد صاحب۔ زمیندار " " "
۵۔ خلیفہ نور الدین صاحب شٹینری شاپ جموں
۶۔ عبد الرحیم صاحب ولد خلیفہ نور الدین صاحب
۷۔ بابو غلام غوث صاحب۔ ڈپٹیری اسسٹنٹ
۸۔ غلام رسول صاحب باورچی۔ امرتسر
۹۔ عبد العزیز صاحب۔ ٹیلر ماسٹر۔ میرٹھ
۱۰۔ عبد العزیز صاحب۔ مدرس۔ ایمن آباد
۱۱۔ حافظ محمد حسین صاحب۔ ڈنگوی
۱۲۔ میاں شہاب الدین صاحب۔ لودھیانہ
۱۳۔ حیدر شاہ صاحب گرداور شورکوٹ۔ ضلع جھنگ
۱۴۔ حسین صاحب۔ ساکن کٹھالہ
۱۵۔ میاں شادی خان صاحب۔ تاجر سیالکوٹ
۱۶۔ مولوی یار محمد صاحب مخلص قادیان (۱۷) مولوی عبد اللہ صاحب
۱۸۔ نعمت خان صاحب۔ محکمہ پلیگ گورداسپور
۱۹۔ میاں خیر الدین صاحب ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور
۲۰۔ محمد افضل خادم احمدی جماعت ایڈیٹر و مینجر اخبار البدر

۲۵ر جولائی ۱۸۹۹ء گورداسپور

مسئلہ تعظیم قبلہ

سوال ہوا۔ کہ اگر قبلہ شریف کیطرف پاؤں کر کے سویا جاوے۔ تو جائز ہے کہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے سائل نے عرض کی۔ کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی فرمایا۔ کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بنا پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھکر کھڑا ہوا کرے۔ تو کیا یہ جائز ہو جاویگا ہرگز نہیں (ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب)

۲۶ر جولائی ۱۸۹۹ء گورداسپور

میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب

جو کہ حضرۃ اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں۔ اپنی اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج اونہوں نے رخصت چاہی۔ جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آپ جا کر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہئے اکٹھے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے اگر کوئی تکلیف ہو۔ تو بتلا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جاوے پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ کسی کی ضرورۃ کا علم اہل عملہ کو نہ ہو۔ اس لیئے ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ جس شے کی اُسے ضرورت ہو۔ وہ بلا تکلف کہدے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے۔ تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔ بعد ازیں حضرۃ جی نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا۔ کہ انکی ہر ایک ضرورۃ کو وہ بہم پہنچاویں۔

کل شام کو بعد از نماز مغرب دو نوجوان اکونٹنٹ جنرل آفس لاہور کے کلارک جنمیں ایک صاحب مسلمان تھے اور ایک عیسائی حضرۃ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ مسلمان صاحب کا تعارف جناب مفتی محمد صادق سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے تھا۔ اس لئے مفتی صاحب نے ان کو حضرۃ اقدس سے انٹروڈیوس کیا۔ مختصر حالات کے استفسار کے بعد حضور عیسائی نوجوان کیطرف متوجہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اول یہ سکھ مذہب کے تھے۔ اور ان کی والدہ عیسائی تھے۔ اسپر حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ آج کل اگر دنیا کے خدا گنے جاویں تو ایک ضمیمہ کتاب طیار ہوتی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ سکھ جیسے مذہب کو چھوڑ کر جسمیں توحید کی تعلیم ہے۔ آپنے عیسائی مذہب کو کیسے پسند کیا۔ اس کے بعد متفرق طور پر مزاج پرسی وغیرہ ہوتی رہی۔ اور بروقت رخصت حضور نے فرمایا کہ آپ کی ملاقات سے بہت خوشی ہوئی [illegible]

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

جسکی بد اطواری اور بد اعمالی کی حد ہو چکی ہے۔ اور خود برائی جسکی ذات سے پناہ مانگتی ہے۔ خدا انہیں غارت کرے جو ہزار ہا آدمیوں کے رہنما اور معاذ اللہ مشکل کشا بنے ہوئے ہیں۔ فی الحقیقت انکی نمازیں ریا کاری سے پر ہیں۔ اور لاریب وہ نماز پڑھ کے خداوند زمین و زماں کا مضحکہ اڑا کے پیچھے جہنم کے وارث بنتے ہیں اس جمہور بارگاہ صمدی گروہ کیلئے جو زبردستی سے پیشوا بن بیٹھا ہے۔ یہی بہتر ہے۔ کہ ایسی نماز سے نماز ترک کر دے اور جاہل مسلمانوں کو اتقا اور پرہیز گاری سے دہوکہ میں نہ ڈالیں۔ ممکن ہے۔ اس ترک عمل سے عذاب بھگتنے کے بعد انکی کبھی نہ کبھی نجات کی صورت نکل آئے۔ ورنہ یہ رخنہ انداز دین یاد رکھیں۔ انکی ریاکاری کے روزے اور نماز انہیں ابدالاباد تک جہنم کا وارث بنا دیگی۔

خوارج کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۸۰ کوتاہ اندیش کم فہم بد تہذیب ناشائستہ۔

نعتیہ قصائد لکھنے والوں کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۱۱ انکی کیوں زبان نہیں گل جاتی۔ منہ میں کیوں کیڑے نہیں پھر جاتے۔ کمبخت نامہذب وحشی اگر روز جزا ہے اور یقینی ہے۔ تو انکو سخت سزا دیجائیگی۔ اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

جو جنگلوں میں رہتے اور ولی کہلاتے ہیں۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۴-۵۹۳ خود غرض احسان فراموش ازلی بدنصیب انہیں کچھ بھی ایمان کی بو نہیں۔

مقلد مسدس (۲) صفحہ ۷-۱۱ ان کے کندہوں پر شیطان بیٹھا ہوا ہے

پادریوں کی بابت تفسیر صفحہ ۶۸۔ انکی طفلانہ باتیں مجنونانہ جوش۔ مسدس صفحہ ۴۲ سارے نصاری بہائم سے بدتر ہیں۔

تمام مسلمانوں کے واسطے سیرۃ الرسول صفحہ ۱۱ ان کی عقلیں بے کار ہو گئیں ہیں النسیان سے گر کے بہائم سیرت ہو گئے ہیں۔

پادری ولیم میور کی بابت مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۵ اور ۴۴

اسکی تصانیف پر از ظلم و جہل ہے کتے کے پانی پی لینے سے دریا کا پانی ناپاک نہیں ہو سکتا۔

سوانح حضرت عمر رض صفحہ ۱۰۷ نامہذب۔ کینہ ہرزہ درائی کرنیوالا۔ اسکی غلیظ تحریریں ۲۶۹ اسکے بازاری اور بیحیایانہ الفاظ + سیرۃ الرسول صفحہ ۱۰۲ بدنصیب متعصب مؤرخ۔

صوفیوں کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۸۔ ناپاک عشق کا صوفیوں کی مجلس میں عروج رہا۔ اور امرد پرستی سے کام زور رکھتا۔ اس قبیح اور زبون تر رسم امرد پرستی نے یہاں تک زور کیا۔ کہ علما کو لعنت کے کتب لفظ میں علت مشائخ پڑھانا پڑا۔

پنجاب اور پنجابیوں کی بابت حیات صفحہ ۷۷۔ گو وہ پنجابی نژاد تھی۔ پھر بھی ان میں شائستہ بننے اور خدا پرست ہونیکا مادہ تھا۔ اخبار یکم فروری ۱۹۰۰ء ہند کا تاریک خطہ کور وہ

لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہند کی بابت یکم اپریل ۱۸۹۹ء تف ہر سردار کچنر کے نامردی پر اور شرم ہے اسکی بےحیائی اور جانور پنے پر۔

شاہ نظام الدین اولیا کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۲۳ شاہ نظام الدین اولیا جیسا کہ ان چند مقلوں میں مشہور رہتا اپنے ایک مرید کے پاس تفسیر کشاف دیکھکر لال پڑ گئے طیش اور غضب کے شعلے آنکھوں سے بھڑ کنے لگے۔ غصہ سے ہاتھ پیروں میں رعشہ پڑ گیا۔ منہ میں کف بھر آئی۔ اور اس کتاب کو ضائع کر دینے کا حکم دیا۔ یہ ملکٹ ملانے اس لاجواب تفسیر نحوی کا مطلب نہیں سمجھ سکتے ہیں۔

اخبار وکیل امرت سر گزٹ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۰ء ٹوٹا پھوٹا اخبار جسکو اس اور دریدہ دہنی کی لگ گئی ہے۔ الٹی سیدھی نظمیں لکھی گئی ہیں۔ ترتیب مضامین لغو عبارت مہمل طریقہ استدلال بیہودہ واقعات فرضی اور اسکے الفاظ ناشائستہ ہیں۔

النشاء اللہ خان صاحب یکم فروری ۱۹۰۰ء کچھ شدہ بدہ حاصل کر لی ہے۔ اور اپنے ہم خیال لوگوں میں چمک گئے ہیں۔ ہمیشہ چڑے چڑیا کی کہانیاں لکھا کرتے ہیں۔ وکیل امرت سر جامہ سے باہر ہو گیا ہے۔ کج رفتار تلک تو نے اپنا حوصلہ دے دیا ہے۔ کہ اہل دہلی پر وہ یوں منہ آنے لگا خدا کی شان ہر چھچھوندر نے ڈالا چنبیلی کا تیل آپ اپنے جامہ میں اچھلے۔ اور اپنی بساط سے آگے قدم نہ رکھنے۔

۸ فروری ۱۹۰۰ء ہمیں پیسہ اخبار اور وکیل کی وقعت کا پورا اندازہ ہے۔ ہم انکے بکواس کی کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ وکیل کے ایسے ایسے چنے بھکے کہ جامہ سے باہر ہو گیا۔

محب حسین ایڈیٹر تعلیم نسواں کی بابت اخبار ۱۵ فروری ۱۹۰۰ء ہیچ پوچ ہیچوں کرتا ہے۔ لعنت بھیجا اسکی اصلاح پر تف ہے اسکی نامردی پر۔

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء

بے حیا بانہ نفس شرافت سے دور ہو کے بازاری پاجی آدمی کی طرح۔

یکم جولائی ۱۹۰۰ء

عقل انسانی سے بے بہرہ اپنے رسالہ میں زہر اگلتا ہے۔

۱۰ جولائی۔ کمبختی کا مارا

۲۲ ستمبر ازلی کمبخت پہلے اپنے بزرگوں پر تبرا بھیج پھر اور طرف رخ کر۔

مہاراجہ رام سنگھ والئے جے پور کا عہدہ دار فتح سنگھ کی بابت۔

۸ جولائی ۱۹۰۰ء

جاہل کندہ ناتراش انتہا درجہ ظالم۔

یکم اگست ۱۹۰۰ء

رشوت خوار زندہ انسان کا خون پینے والا اہلکار دہلی کا ایک مشہور اور معزز کمیٹی ممبر کو ۲۳ ستمبر ۱۹۰۰ء الٹی کھوپری والے ممبر کی حقیر رائے

امرا کی بابت ۱۸ مئی ۱۹۰۰ء ابدی بدبخت

۲۳ مئی ۱۹۰۰ء

بدکردار نالائق خر دماغ۔ ازلی بدنصیب اپنے آپ ہی پہوے پڑتے ہیں جامہ میں نہیں سماتے جسمیں گہن جگر کاٹ کے الو ناہنجار۔

یکم جون ۱۹۰۰ء

بدمست ازلی مقہور فدائی جہاز ازلی بدنصیب تمام حرام ممنوع خبریں ان کے لئے شیر مادر ہیں۔ شیطان اور ان کی ذریات کے کل اعمال کا ٹھیکہ ایک ایک امہونے لیا ہے۔ اور یہ بات ثابت کر دی کہ دنیا میں آجکل شیطان کی ضرورت نہیں ہے۔

باقی آئندہ

خبریں

روس و جاپان کی جنگ کا حال بذریعہ اخباروں کے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجتک جاپان کا پلہ بھاری ہے جس میدان میں اپنے قدم ڈالا ہے۔ آخر اسے فتح ہی کر لیا ہے۔ مانچوریہ کے دارالخلافہ موگڈن کے بہت قریب آپہنچا ہے۔ پورٹ آرتھر کے بندر پر سخت دھاوا اور محاصرہ ہے۔ اور عنقریب اس پر بھی جاپان قابض ہو جائیگا۔ روسی فوجیں میدان میں جاپان کے مقابلے میں پس پا ہو رہی ہیں۔

روس نے آبنائے ڈارڈنلز سے اپنے دو جہاز تجارتی نشان دیکر گذارے۔ مگر جب وہ گذر گئے تو جھٹ انہوں نے جنگی رنگ بدلا۔ اس پر برٹش گورنمنٹ نے سلطان روم سے جواب چاہا۔ کہ تم نے خلاف معاہدہ کیوں گذرنے دیا۔ ادہر اسنے انگریزوں کا ایک جہاز ملاکا نامی اور دوسرے اور جہاز اس شبہ سے گرفتار کئے تھے۔ کہ اسمیں جاپان کے لئے جنگی امداد کا سامان ہے۔ اس پر برٹش قوم میں غیظ و غضب کی آگ بھڑکی۔ اور روس سے جواب طلب کیا گیا۔ ان چند ایک واقعات نے معاملات کو نہایت پیچیدہ کر دیا ہے۔ اور کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ یہی چند ایک واقعات کسی عظیم الشان جنگ کا پیش خیمہ ہو جاویں۔ ملاکا جہاز جس پر معاملہ چھڑا۔ اور خطرات بڑہے روس نے رہا کر دیا ہے۔

خود روس کے اندر بد امنی پھیل رہی ہے۔ ایک وزیر خارجہ خاص پایۂ تخت روس میں قتل کیا گیا ہے۔ دو ایک اس سے پیشتر قتل ہو چکے ہیں

امیر صاحب کابل نے ایک انگریز میڈیکل افسر ایک ایک لیڈی ڈاکٹر اور تین ہاسپٹل اسسٹنٹ سرکار انگریزی سے طلب کئے ہیں

آگرہ میں سخت بارش ایک ماہ سے ہو رہی ہے۔

پنجاب میں بارش حسب منشا نہیں ہوئی ہے جس سے عجیب عجیب خطرات لوگوں کو پیش آ رہے ہیں۔

لاہور میں طاعون کا کیس پیدا ہوا۔ بی ایک محلہ مشہور ہے۔ یہاں اکثر طوائف رہتے ہیں۔ وہیں ایک کیس ہوا ہے۔ جو لوگ اعتراض کرتے تھے۔ کہ طوائفوں کو طاعون کیوں نہیں آتی۔ سو اب اس محلہ میں تو آ گئی ہے۔

آبنائے ڈارڈنلز سے روسی جہازوں کی پیش دستی اور نیز دیگر انگریزی جہازوں کی گرفتاری کا یہ نتیجہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے انگریزی بحری فوجوں کی مشق کی تمام آیندہ تاریخیں منسوخ کر دی ہیں۔ اور جنگی بیڑے کو حکم آیا ہے۔ کہ جہاں ہے وہاں سے نہ ہلے۔ اور حکم کا منتظر رہے۔ اور تمام رخصتیں جنگی ملازموں کی منسوخ ہو گئی ہیں۔

پگٹ ایک عرصہ سے مسٹر پگٹ مدعی ابن خدا معدوم ہے اور اس کا کچھ پتا نہ تھا۔ اب ولایت کے اخبار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سٹیشن برج واٹر کے قریب لنڈن میں آپ نمودار ہوئے ہیں۔ شاید اسے سابقہ ہمنام یسوع سے ملاقات کو آسمان پہ گئے ہوں گے۔ سنا گیا ہے۔ کہ جو عورتیں انکی ملاقات کو جاتی ہیں وہ گم ہو جاتی ہیں۔

جاپان میں قومی ہمدردی کا عجیب نمونہ قائم کر رکھا ہے اگر کوئی نوجوان جنگ کو روانہ ہو۔ اور اسکے والدین آنسو بہائیں تو ان کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور برادری میں خفیف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اظہار محبت سے جوان کے جوش کو سرد کرتے ہیں۔

جولائی کا اخبار عام اہل جاپان کی حب الوطنی اور قومی خیرخواہی کا ثبوت اسطرح سے بیان کرتا ہے۔ کہ نانشان کی سخت خونخوار لڑائی لڑائی میں جاپانی جنرل نوگی کا دوسرا بیٹا قتل ہو گیا تھا۔ ادہر اسکے قتل کی خبر آئی۔ ادہر خود جنرل کو جنگ میں جانیکا حکم دیا گیا۔ قبل روانگی اس نے ایک حکم یہ لکھا ہے۔ کہ جب تک خود اس کے قتل ہونیکی خبر نہ آوے۔ تب تک لیسر کو رکی لاش دفن نہ کی جاوے۔ بلکہ تیل و عطر میں رکھی جاوے۔ اس جنرل کا ایک اور لڑکا بھی میدان جنگ میں ہے اسکی آرزو تھی۔ کہ ہم تینوں باپ بیٹوں کی لاشیں ایک ہی وقت میں دفن ہوں۔

جب ملک اور قوم کی خاطر اسطرح کی دلیری سے جان کی پروا نہیں کی جاتی۔ تو پھر پرستاروں کو خدا کی راہ میں جان کا کیا خطرہ دامنگیر ہو سکتا ہے۔ ملا عبد اللطیف ہی کی نظیر دیکھو۔

بمبئی میں ولیم واٹسن کمپنی کے دوالہ ہیں۔ چالیس لاکھ خسارہ ہے۔ یکم نومبر کو پیشی مقدمہ ہے۔

پارلیمنٹ میں یہ امر زیر تجویز ہے۔ کہ مہم تبت کا خرچہ ہند پر نہ ڈالیں۔

ٹرانسوال کی کونسل میں مسودہ پیش ہوا ہے۔ کہ بجز مزدوروں کے کوئی ایشیائی آدمی وہاں نہ آسکے اور یہ کہ برٹش انڈین کی آزادی محدود کی جاوے۔

روسیوں نے موکڈن میں ایک اخبار چینی زبان میں جاری کیا ہے۔ تاکہ روسی رعب ترقی پکڑے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ وہ دن قریب ہے۔ جبکہ روسی خاص ٹوکیو میں وارد ہو کر حسب منشا شرائط جاپان سے منظور کرائیگا۔ ایسے ہی ایک اخبار پیکن میں جاری کیا گیا ہے۔

مقدمات۔ حضرت اقدس علیہ السلام ۱۷ جولائی کو گورداسپور تشریف لیگئے اور ۲۹ کو ۱۰ بجے شب کو واپس تشریف لائے۔

۲۵ کو مقدمہ کرم دین بنام حضرت اقدس گواہ غلام محمد کی بیان اور جرح ہوتی رہی

۲۶ کو ایضاً

۲۷ کو عدالت بوجہ تیوہار اہل ہنود بند رہی

۲۸ کو مقدمہ ایضاً گواہ غلام محمد پر جرح ختم ہوئی

۲۹ کو مقدمہ ایضاً گواہ غلام محمد پر مستغیث نے جرح ختم کی مقدمہ حضرت اقدس میں شہادت استغاثہ ختم ہو چکی ہے۔ اور وہی فرد جرم جو بابو چندو لال صاحب سابق مجسٹریٹ نے لگایا تھا۔ بحال رکھا گیا۔ اس مرحلہ پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے عدالت کو اس امر کیطرف توجہ دلائی۔ کہ عدالت کو شہادت استغاثہ پر غور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ملزم کو بری کرنے کیلئے کافی مصالحہ اسمیں موجود ہے۔ اور اگر بعد غور بادی النظر میں کوئی جرم پایا جاتا ہو۔ تو ہم شہادت صفائی پیش کرنیکو بھی تیار ہیں۔ لیکن چونکہ ہماری حالت بہت نازک ہے اسلئے کہ ہماری مخالفت میں جھوٹ بولنا گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ پس اگر ہم اپنے فرقہ کے گواہ پیش کریں گے تو انکے مرید ہونیکی وجہ سے شہادت کو کمزور کیا جاویگا۔ اور غیروں سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ اظہار حق کی جرأت کریں۔ اسلئے ہم مجبور ہونگے کہ بعض اعلیٰ عہدہ داروں کو شہادت میں پیش کریں جن میں انگریز بھی ہوں۔ جنپر کسی قسم کی طرفداری اور بے جا پابندی کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ان کثیر مصارف اور وقت